CEAS
CALVARY EVANGELICAL APOLOGETICS SOCIETY
" Simply ,Teaching the Word, Simply"

2-تواریخ کی کتاب کا خلاصہ

مصنف: 2 تواریخ کی کتاب اپنے مصنف کا ذکر نہیں کرتی۔ روایت ہے کہ 1 اور 2 تواریخ کی کتب کو عزرا نے قلمبند کیا تھا۔

سنِ تحریر: 2 تواریخ کی کتاب غالباً 450 سے 435 قبل از مسیح کے درمیانی عرصے میں لکھی گئی تھی۔

تحریر کا مقصد: تواریخ کی 1 اور 2 کتاب زیادہ تر اُسی طرح کی معلومات پر مشتمل ہیں جیسی معلومات سموئیل کی 1 اور 2 کتاب اور سلاطین کی 1 اور 2 کتاب میں پائی جاتی ہے۔ تواریخ کی 1 اور 2 کتاب اُس دور کے کہانتی پہلوؤں پر زیادہ توجہ دیتی ہیں۔ 2 تواریخ کی کتاب بنیادی طور پر بنی اسرائیل کی مذہبی تاریخ کا ایک جائزہ ہے۔

کلیدی آیات: 2 تواریخ 2 باب 1 آیت: "اور سلیمان نے اِرادہ کیا کہ ایک گھر خُداوند کے نام کے لئے اور ایک گھر اپنی سلطنت کے لئے بنائے"۔

2 تواریخ 29 باب 1-3 آیات: "حزقیاہ پچیس برس کا تھا جب وہ سلطنت کرنے لگا اور اُس نے اُنتیس برس یروشلیم میں سلطنت کی اُس کی ماں کا نام ابیاہ تھا جو زکریاہ کی بیٹی تھی۔ اُس نے وُہی کام جو خُداوند کی نظر میں دُرست ہے ٹھیک اُسی کے مُطابق جو اُس کے باپ داؤد نے کیا تھا کیا۔ اُس نے اپنی سلطنت کے پہلے برس کے پہلے مہینے میں خُداوند کے گھر کے دروازوں کو کھولا اور اُن کی مرمّت کی۔"

2 تواریخ 36 باب 14 آیت: "اِس کے سوا کاہنوں کے سب سرداروں اور لوگوں نے اَور قوموں کے سب نفرتی کاموں کے مُطابق بڑی بدکاریاں کیں اور اُنہوں نے خُداوند کے گھر کو جسے اُس نے یروشلیم میں مُقدّس ٹھہرایا تھا ناپاک کیا۔"

Got Questions
Your Questions. Biblical Answers.

2تواریخ 36باب 23آیت: "شاہِ فارس خورس یُوں فرماتا ہے کہ خُداوند آسمان کے خُدا نے زمین کی سب مملکتیں مجھے بخشی ہیں اور اُس نے مجھ کو تاکید کی ہے کہ مَیں یروشلیم میں جو یہُوداہ میں ہے اُس کے لئے ایک مسکن بناؤں پس تمہارے درمیان جو کوئی اُس کی ساری قوم میں سے ہو خُداوند اُس کا خُدا اُس کے ساتھ ہو اور وہ روانہ ہو جائے۔"

مختصر خلاصہ: 2 تواریخ کی کتاب یہوداہ کی جنوبی مملکت کی تاریخ کو قلمبند کرتی ہے جو کہ سلیمان کے دُورِ حکومت سے لے کر بابلی جلاوطنی کے اختتام تک کا دور ہے۔ یہوداہ کا زوال مایوس کن ہے مگر اس تاریخ میں اُن روحانی اصلاح کاروں پر غور کیا گیا ہے جو لوگوں کو خدا کی طرف واپس لانے کے لیے پورے جوش وجذبے سے کوشش کر رہے تھے۔ گو کہ بُرے بادشاہوں یا اچھے بادشاہوں کی ناکامیوں کے بارے میں بھی کچھ ذکر پایا جاتا ہے مگر صرف اچھائی پر زور دیا گیا ہے۔ چونکہ 2تواریخ کی کتاب کہانتی پہلوؤں پر بات کرتی ہے لہذا جھوٹے معبودوں کی پرستش اور یروشلیم میں موجود ہیکل کو تسلیم کرنے سے انکار کے باعث اسرائیل کی شمالی ریاست کا ذکر شاذونادر ہی کیا گیا ہے۔ 2تواریخ کی کتاب کا اختتام یروشلیم اور ہیکل کی آخری بربادی کے ساتھ ہوتا ہے۔

پیشین گوئیاں: پرانے عہدنامے میں بادشاہوں اور ہیکل کے بارے میں تمام حوالہ جات میں ہم بادشاہوں کے بادشاہ–یسوع مسیح–اور رُوح القدس کا مَقدس یعنی اُس کے لوگوں کا عکس دیکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ اسرائیل کے بہترین بادشاہوں میں بھی تمام انسانی عیب پائے جاتے تھے اور اُن کی قیادت میں بھی بہت زیادہ نقائص موجود تھے۔ لیکن جب بادشاہوں کا بادشاہ ہزار سالہ بادشاہی کے لیے زمین پر آئے گا تو وہ داؤد کے تخت کے حقیقی وارث کے طور پر تخت نشین ہو گا اور ساری زمین پر اپنا اقتدار قائم کرے گا۔ صرف اُسی وقت ہمارے پاس ایک کامل بادشاہ ہو گا جو صداقت اور راستبازی سے بادشاہی کرے گا۔ اسرائیل کے بہترین بادشاہ اُس صداقت اور راستبازی کے بارے میں محض خواب ہی دیکھ سکتے تھے۔

اسی طرح سلیمان کی طرف سے تعمیر کردہ ہیکل ہمیشہ کے لیے قائم رہنے والی نہیں تھی۔ کیونکہ آئندہ نسلیں جو بُت پرستی کی طرف مائل ہو گئی تھیں اُن کی طرف سے بگاڑ اور خرابی کے باعث محض 150 سالوں کے بعد ہی اسے مرمت کی ضرورت پڑھ گئی تھی (2سلاطین 12باب)۔ لیکن رُوح القدس کا مَقدس / ہیکل–یعنی وہ لوگ جو مسیح سے تعلق رکھتے ہیں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ ہم جو یسوع میں پیوست ہیں ایک ایسی ہیکل یا خُدا کا ایسا مَقدس ہیں جو ہاتھ سے نہیں بلکہ خدا کی مرضی سے بنایا گیا ہے (یوحنا 1باب 12-13آیات)۔ رُوح القدس جو ہم میں بسا ہوا ہے ہم سے کبھی جُدا نہ ہو گا اور ایک دن حفاظت سے ہمیں خدا کے حضور پہنچائے گا (افسیوں 1باب 13آیت؛ 4باب 30آیت)۔ کسی بھی زمینی ہیکل کے ساتھ ایسا وعدہ نہیں کیا گیا۔

عملی اطلاق: تواریخ کی کتاب کے قاری کو یہ دعوت دی جاتی ہے کہ وہ ماضی کی ہر نسل کا جائزہ لے اور معلوم کرے کہ ہر نسل کو اُن کی فرمانبرداری کے باعث برکت یا بدکاری کے باعث سزا کیوں دی گئی تھی۔ لیکن ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی اجتماعی اور انفرادی دونوں طرح کی حالتوں کا موازنہ اِن نسلوں

کی خطرناک حالت کے ساتھ بھی کریں۔ اگر ہم یا ہماری قوم یا ہماری کلیسیا مشکلات کا سامنا کر رہی ہے تو ہمارے لیے یہ فائدہ مند ہو گا کہ ہم اپنے عقائد کا اور اُن عقائد پر عمل کرنے کا موازنہ بنی اسرائیل کے اُن تجربات کے ساتھ کریں جو اُنہوں نے مختلف بادشاہوں کے دُورِ حکومت میں کئے تھے۔ خدا گناہ سے نفرت کرتا ہے اور اِسے برداشت نہیں کرے گا۔ اگر تواریخ کی کتاب ہمیں کچھ اہم سکھاتی ہے تو وہ یہ بات ہے کہ جو لوگ عاجزی کے ساتھ توبہ اور دُعا کرتے ہیں خدا اُن کو معاف اور بحال کرنا چاہتا ہے (1 یوحنا 1 باب 9 آیت)۔

اگر آپ خدا سے کچھ مانگنا چاہیں تو آپ اُس سے کیا مانگیں گے ؟ بے شمار دولت ؟ اپنے اور اپنے پیاروں کے لیے کامل صحت ؟ زندگی اور موت پر اختیار ؟ ان باتوں کے بارے میں سوچنا قدرے حیرت انگیز بات ہے، ایسا ہی ہے نا؟ مگر زیادہ حیرت کی بات یہ ہے کہ خدا نے سلیمان کو ایسی ہی پیش کش کی تھی اور اُس نے اِن چیزوں میں سے کسی کا بھی انتخاب نہیں کیا تھا۔ بلکہ سلیمان نے اپنے کام کی تکمیل اور بخوبی انجام دہی کے لیے خدا سے حکمت اور علم مانگا تھا جو خدا نے اُسے بخشا تھا۔ ہمارے لئے یہ سبق ہے کہ خدا نے ہم سب کو ارشادِ اعظم کی تکمیل کا کام سونپا ہے پس ہم خدا سے عاجزی کے ساتھ دُعا اور درخواست کر سکتے ہیں کہ وہ ہمیں قوت دے تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں اُس کی مرضی کو پورا کرنے کے قابل ہو سکیں۔ اس کے لیے ہمیں خدا کی اُس حکمت کی ضرورت ہے جو "اوپر سے آتی" ہے (یعقوب 3 باب 17 آیت) تاکہ ہم اُس کی مرضی کو جان سکیں نیز کام اور کردار میں مسیح کی مانند بننے کی ترغیب کے لیے ہمیں اُس کی ذات کی سمجھ اور علم کی بھی ضرورت ہے (یعقوب 3 باب 13 آیت)۔